السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایک مسجد بنانے کے لئے مال جمع کیا گیا، مسجد مکمل ہوگئی لیکن بہت سا مال بچ گیا، ایک دوسرے علاقے میں بھی ایک مسجد ہے اوراس کے اردگرد بہت سے مسلمان رہائش پذیر ہیں اوراس مسجد میں لائبریری، مدرسہ، اور بعض اشیاء کے بنانے کی ضرورت ہے لہٰذااس مسجد کی انتظامیہ کے بعض لوگ یہ چاہتے ہیں کہ پہلی مذکورہ مسجد کی انتظامیہ سے کچھ مال لے لیں لیکن اس مسجد کی انتظامیہ کہتی ہے کہ یہ مال تواسی مسجد کے لئے اکٹھا کیا گیا تھا اب اگر شیخ عبدالعزیز بن باز فتویٰ دے دیں کہ یہ مال دوسری مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا، براہ کرم رہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگروہ پہلی مسجد مکمل ہوگئی ہے جس کے لئے مال جمع کیا گیا تھا اوروہاں اب مال خرچ کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی توزائد مال کو دیگر مساجد کی تعمیر یا ان میں لائبریریوں اورپانی کے نظام یا اس طرح کی دیگر ضروریات کے لئے خرچ کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اہل علم نے کتاب الوقف میں واضح فرمایا ہے کیونکہ ان اشیاء کا تعلق بھی اسی مسجد ہی سے ہوتا ہے جس کے لئے عطیہ دیا گیا ہوتا ہے اور عطیہ دینے والوں کا مقصد بھی اس مسجد ہی سے ہوتا ہے جس کے لئے عطیہ دیا گیا ہوتا ہے اور عطیہ دینے والوں کا مقصد بھی اللہ تعالی کے گھروں میں سے کسی گھر کی تعمیر میں حصہ لینا ہوتا ہے، لہٰذا جو مال ایک مسجد سے بچ جائے اسے دوسری مسجد پر خرچ کیا جاسکتا ہے اور اگر کوئی ضرورت والی مسجد موجود نہ ہو توزائد مال کو مسلمانوں کے مفاد عامہ مثلاً مدارس اور سرائے وغیرہ پر خرچ کردیا جائے یا فقراء وغیرہ میں صدقہ کردیا جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص42

محدث فتویٰ